9243- کیا شیخ محمد بن عبدالوھاب رحمہ اللہ نے خلافت عثمانیہ کے خلاف خروج کیا اور اس کے سقوط کا سبب بنے

سوال

بعض لوگ محمد بن عبدالوھاب (رحمہ اللہ تعالی) تعالی کی بے عزتی کرتے ہیں اور یہ تہمت لگاتے ہیں کہ انہوں نے خلافت عثمانیہ اور خلیفۃ المسلمین کے خلاف خروج کیا تھا، اس لیے وہ مسلمانوں کے دشمن ہیں، اور ان کا جدال و بحث اسی مسئلہ کی ارد گرد ہی گھومتا ہے، تو کیا یہ صحیح ہے؟

تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ کوئی بھی شخص امیر المومنین کے خلاف لڑائی کرے باوجود اس کے کہ وہ خلیفہ نماز پڑھتا اور زکاۃ وغیرہ بھی ادا کرتا ہو؟

اور وہ یہ بھی کہتے ہیں انہوں نے انگریز فوج کے ساتھ اتفاق کیا تھا اور ان کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف لڑائی کی۔

میں امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے اس تاریخی مسئلہ کا مفصل جواب دیں گے اور میرے لیے اس کی وضاحت کریں گے کہ ہم کسے سچا مانیں؟

پسندیدہ جواب

دنیا میں جو شخص بھی خیر و بھلائی کے کام کرے اس کے انسانوں اور جنوں میں دشمن بہت ہوتے ہیں حتی کہ اللہ تعالی کے انبیاء بھی اس سے محفوظ نہیں رہ سکے۔

زمانہ قدیم سے علماء کرام کے بھی دشمن اور مخالف پائے جاتے رہے ہیں اور خاص کر حق کی دعوت دینے والوں کو تو لوگوں کی بہت ہی سخت قسم کی دشمنی کا سامنا کرنا پڑا اس کی مثال شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی ہیں جنہوں نے بعض حاسدین سے بہت تکلیف اٹھائی جنہوں نے ان کو قتل کرنا بھی حلال کر دیا تھا اور کچھ نے ان پر گمراہ اور مرتد ہونے کی تہمت لگائی۔

اور شیخ محمد بن عبدالوھاب رحمہ اللہ تعالی بھی ان مظلوم علماء کرام میں سے ایک شخص تھے جن کے بارہ میں لوگوں نے فتنہ پھیلانے کے لیے بغیر علم کے بہت کچھ کہا اور اس کام پر انہیں صرف حسد و بغض اور اپنے اندر بدعات کے رچ بس جانے کے علاوہ کسی اور چیز نے نہیں ابھارا یا پھر اس کا سبب جہالت اور خواہشات والوں کی تقلید ہے۔

آپ کے سامنے شیخ محمد بن عبدالوھاب رحمہ اللہ تعالی کے بارہ میں کچھ شبہات اور ان کا رد پیش کرتے ہیں:

شیخ عبدالعزیز العبداللطیف رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

سلفی دعوت کے کچھ مخالفین کا دعوی ہے کہ شیخ محمد بن عبدالوھاب رحمہ اللہ تعالی نے خلافت عثمانیہ کے خلاف خروج کیا اور جماعت میں افتراق کا باعث بنے اور سمع و اطاعت کو ختم کر کے رکھ دیا۔

دیکھیں کتاب: دعاوی المناوئین لدعوۃ الشیخ محمد بن عبدالوھاب رحمہ اللہ تعالی ص (233)۔

اور ایک دوسری کتاب میں کچھ اس طرح رقمطراز ہیں:

اور "عبدالقدیم زلوم" کا دعوی ہے کہ وھابیوں کی دعوت کا ظاہر ہونا ہی خلافت عثمانیہ کے سقوط کا سبب تھا۔

اوراس کا یہ بھی کہنا ہے کہ : دولۃ اسلامیہ میں وھابیوں نے محمد بن سعوداور پھر اس کے بیٹے عبدالعزیز کی زیر قیادت شورش بپا کی تو برطانیہ نے انہیں مال واسلحہ مہیا کیا اوران کی یہ شورش سلطان وخلیفہ کے تابع بلاد اسلامیہ پر قبضہ کرنے کے لیے مذہبی اساس پر کی ۔

یعنی انہوں نے انگریز کے تعاون اوراس کے ابھارنے کی بنا پر خلیفہ کے مقابلہ میں تلوار اٹھائی اوراسلامی لشکر سے لڑائی کی جو کہ امیر المومنین کا لشکر تھا ۔ کیف ھدمت الخلافۃ (خلافت کا خاتمہ کیسے ہوا) ص (10) ۔

خلافت ودولۃ عثمانیہ کے خلاف محمد بن عبدالوھاب کے خروج کے بارہ میں پائے جانے والے شبہ کا جواب ذکر کرنے سے قبل مناسب ہے کہ ہم شیخ محمد بن عبدالوھاب رحمہ اللہ تعالی کا خلیفۃ اور آئمۃ المسلمین کی سمع واطاعت کے بارہ میں عقیدہ ذکر کردیں ۔

ان کا عقیدہ تو یہ تھا کہ چاہے وہ خلیفہ اورامیر نیک وصالح ہو یا پھر فاسق وفاجر ہو جب تک وہ معصیت کا حکم نہ دے اس کی سمع واطاعت واجب ہے اس لیے کہ اطاعت صرف اورصرف نیکی کے کام میں ہوتی ہے ۔

شیخ الامام اپنے ایک خط جو کہ اہل قصیم کو لکھا تھا میں کہتے ہیں :

میرا عقیدہ ہے کہ امام المسلمین کی سمع واطاعت کرنی چاہیے چاہے وہ امام نیک وصالح ہو یا پھر فاسق وفاجر جب تک وہ نیکی کا حکم دیتا رہے اس کی اطاعت واجب ہے ، اورجب اللہ تعالی کی معصیت کا حکم دے اس میں اس کی اطاعت نہی جا سکتی ۔

اورجو خلیفہ بنا دیا جائے اورلوگ اس پر راضی ہوں اورلوگ اس کے پاس جمع ہوجائیں اوریا پھر وہ تلوار کے زور سے ان پر غالب ہوحتی کہ وہ خلیفہ بن جائے تواس کی اطاعت واجب ہے اوراس کے خلاف خروج کرنا حرام ہے ۔

دیکھیں : مجموعۃ مؤلفات الشیخ (11/5) ۔

اورایک دوسری جگہ پر شیخ یہ کہتے ہیں :

اجتماعیت کی تکمیل میں یہ بھی شامل ہے کہ جو بھی ہم پر امیر بنا دیا جائے ہم اس کی سمع واطاعت کریں اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔

مجموع مؤلفات الشیخ (394/1) دعاوی المناوئین کے حوالہ سے (233–234) ۔

اورشیخ عبدالعزیز العبداللطیف کہتے ہیں :

اوراس مختصر سے نوٹ کے بعد کہ جس میں شیخ رحمہ اللہ تعالی کا آئمۃ المسلمین چاہے وہ نیک ہو یا فاجر جب تک وہ اللہ تعالی کی معصیت کا حکم نہ دے اس کی سمع وطاعت کے وجوب کا عقیدہ سامنے رکھا گیا ہے ۔

تواب ہم اس ایک اہم مسئلہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو اس شبہ کا جواب ہے ، یہاں ایک اہم سوال یہ بھی ہے کہ :

کیا " نجد " اس دعوت کا محل اوروطن جہاں پر یہ پروان چڑھی تھی دولۃ عثمانیہ کے ماتحت تھا ؟

ڈاکٹر صالح عبود اس کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں :

نجد تک عمومی طور پر خلافت عثمانیہ کا نفوذ ہی نہیں ہوا اور نہ ہی اس کی حکومت وہاں تک آئی اور نہ ہی وہاں پر کوئی خلافت عثمانیہ کی طرف سے گورنر ہی مقرر رہا ، اور جب شیخ محمد بن عبدالوھاب رحمہ اللہ تعالی کی دعوت کا ظہور ہوا تو اس وقت ترکی حکومت کی کوئی فوج بھی وہاں نہیں تھی

اس تاریخی حقیقت کی دلیل دولۃ عثمانیہ کی اداری تقسیمات کا استقرار بھی ہیں جن میں سے ایک ترکی لیٹر جس کا مضمون "آل عثمان کے دیوانی رجسٹر میں قوانین کے مضامین " ہے یعنی دیوانی رجسٹر میں آل عثمان کے قوانین ، جسے یمین افندی نے تالیف کیا ہے جو کہ خاقانی دفتر کا 1018ھ الموافق 1609 میلادی میں خزانچی تھا ۔

تو اس بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گیارہ ھجری کے اوائل میں دولت عثمانیہ بتیس 32 حکومتوں میں منقسم تھی جن میں چودہ عرب حکومتیں تھیں جن میں نجد شامل نہیں تھا سوائے احساء کا علاقہ لیکن وہ بھی اگر ہم اسے نجد میں شامل کریں تو پھر ۔ ۔ ۔

دیکھیں کتاب : عقیدہ الشیخ محمد بن عبدالوھاب واثرھا فی العالم الاسلامی (نشر نہیں ہوئی) (27/1) ۔

اور ڈاکٹر عبداللہ عثیمین کا کہنا ہے :

اور جو کچھ بھی ہو پھر بھی شیخ محمد بن عبدالوھاب رحمہ اللہ تعالی کی دعوت کے ظہور سے قبل نجد نے عثمانیوں کا نفوذ مباشر نہیں دیکھا ، اور اسی طرح نجد نے کسی طرف سے بھی کوئی قوی نفوذ نہیں دیکھا جو وہاں حوادث پر اپنا وجود برقرار رکھے اس کے اطراف میں نہ تو بنو جبر کا نفوذ تھا یا پھر بنی خالد اور نہ ہی اس کے کسی کونے میں اشراف کا نئے سیاسی استقرار کا نفوذ ہوا ۔

تو نجدی علاقوں کی جنگیں اور لڑائیاں قائم رہیں اور ان کے مختلف قبائل کے درمیان جنگ وجدال بہت تیزي سے چلتا رہا ۔

دیکھیں : محمد بن عبدالوھاب حیاتہ وفکرہ ص (11) بحوالہ دعاوی المناوئین (234–235) ۔

اور اس مضمون اور بحث کو مکمل کرنے کے لیے ہم فضیلۃ الشیخ علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ تعالی کا اس اعتراض کے بارہ میں قول ذکر کرتے ہیں :

میرے علم اور اعتقاد کے مطابق شیخ محمد بن عبدالوھاب رحمہ اللہ تعالی نے دولۃ خلافت عثمانیہ کے خلاف خروج نہیں کیا ، اور پھر نجد میں ترکیوں کی تو امارت وسلطہ ہی نہیں تھا بلکہ نجد کے علاقے میں چھوٹی چھوٹی امارتیں اور بہت سی بستیاں پھیلی ہوئی تھیں ۔

اور ان میں سے ہر ایک شہر یا علاقے اور بستی پر چاہے وہ جتنی بھی چھوٹی تھی امارت قائم تھی اور ایک مستقل امیر تھا ۔ ۔ ۔ اور ان امارتوں کے درمیان لڑائیاں اور جنگیں اور اختلافات رہتے تھے ، اور شیخ محمد بن عبدالوھاب رحمہ اللہ تعالی نے خلافت عثمانیہ کے خلاف خروج نہیں کیا ۔

بلکہ ان کا خروج تو اپنے علاقے میں ان غلط اور فاسد حالات کے متعلق تھا جو پیدا ہو چکے تھے انہوں نے اللہ تعالی کے لیے جہاد کیا اور اس کا حق بھی ادا کیا اور اس میں صبر کیا حتی کہ اس دعوت کا نور اور روشنی دوسرے شہروں اور علاقوں تک جا پہنچی ۔

کیسٹوں پر ایک ریکارڈ مذاکرہ بحوالہ : دعاوی المناوئین ص (237)

ڈاکٹر عجیل النشمی کہتے ہیں :

شیخ محمد بن عبدالوھاب رحمہ اللہ تعالی عنہ کی زندگی میں خلافت عثمانیہ کی جانب سے نہ توقابل ذکراختلاف اورنہ ہی دشواری ہی پیش آئی اورکسی ساکن کومتحرک بھی نہ کیا حالانکہ ان کے زندگی میں خلافت عثمانیہ کے تین سلطان بدلے ۔ ۔ ۔ دیکھیں میگزین "مجلۃ المجتمع عدد نمبر (510) ۔

اوپرجوکچھ بیان کیاگیا ہے خلافت عثمانیہ کے بارہ میں شیخ کے تصورکا عکس پیش کرتا ہے توپھر شیخ محمد بن عبدالوھاب رحمہ اللہ تعالی عنہ کی دعوت کی تصویر خلافت عثمانیہ کے پاس کیسی ہوگی ؟

ڈاکٹرنشمی اس سوال کے جواب میں کہتے ہیں :

شیخ محمد بن عبدالوھاب رحمہ اللہ تعالی کی تحریک دعوت کی تصویر کوخلافت عثمانیہ کے ہاں غلط رنگ دیا گیا تودولت عثمانیہ نے شیخ محمد بن عبدالوھاب رحمہ اللہ تعالی کی تحریک دعوت کے خلاف عداوت کا رویہ اختیار کرلیا جس کا سبب حجازیا پھر بغداد کے گورنروں کے ارسال کردہ رسائل تھے یا پھران افراد کی بنا پرجوکچھ خبریں لے کراستانہ پہنچتے تھے ۔

دیکھیں میگزین المجتمع عدد نمبر (504) بحوالہ دعاوی المناوئین ص (238–239) ۔

اورزلوم کا یہ دعوی کہ شیخ محمد بن عبدالوھاب رحمہ اللہ تعالی کی دعوت ہی خلافت عثمانیہ کے سقوط کا سبب بنی ، اورانگریزنے خلافت عثمانیہ کے سقوط میں وھابیوں کی مدد وتعاون کیا :

تواس لمبے چوڑے دعوی کے جواب میں محمود مھدی استنبولی کا کہنا ہے :

اس دعوی کے لکھنے والے پرضروری تھا کہ وہ اپنی اس رائے کے ثبوت میں دلائل بھی پیش کرتا ، زمانہ قدیم میں شاعرنے کہا تھا :

اورجب دعوی کرنے والا اپنے دعوی پرکوئی بالنص دلیل قائم نہ کرسکے تووہ اس کے بے وقوفی کی دلیل ہے ۔

اوریہ بھی علم ہونا چاہیے کہ تاریخ اس بات کوذکرکرتی ہے کہ ان انگریزوں نے تواس دعوت کی ابتدا ہی سے عالم اسلام کی بیداری کے خوف سے مخالف کی تھی ۔

دیکھیں کتاب : الشیخ محمد بن عبدالوھاب فی مرآۃ الشرق والغرب ص (240) (شیخ محمد بن عبدالوھاب مشرق ومغرب کے آئینہ میں) ۔

اوران کا یہ بھی کہنا ہے :

اوریہ ایک عجیب وغریب اوررولانے والی مضحکہ خیزبات ہے کہ یہ پروفیسر صاحب شیخ محمد بن عبدالوھاب رحمہ اللہ تعالی عنہ کی تحریک پرتہمت لگاتے ہیں کہ خلافت عثمانیہ کے سقوط کے عوامل میں سے ایک ہے ۔

لیکن یہ علم ہونا چاہیے کہ یہ تحریک 1811 میلادی میں شروع ہوئی اورخلافت عثمانیہ کا سقوط 1922 میلادی میں ہوا ۔ حوالہ سابقہ ص (64) ۔

انگریزکا وھابی تحریک کے خلاف ہونے کی دلیل یہ بھی ہے کہ انہوں نے ابراھیم پاشا کووھابیوں کے خلاف درعیہ کی لڑائی میں کامیابی حاصل کرنے پرمبارکباد دینے کے لیے کیپٹن فورسٹر سیڈلرکوبھیجا تھا ۔

اس پرمستزادیہ کہ ان کا اس برطانوی تحریک جوکہ انہوں نے خلیج میں وھابی اعمال کوکم کرنے لیے قائم کررکھی تھی کے ساتھ تعاون کا میلان بھی پایا جاتا تھا ۔

بلکہ اس لیٹرمیں توحکوت برطانیہ اورابراھیم پاشا کے درمیان وھابیوں کے نفوذکی مکمل سرکوبی کرنے پراتفاق کی رغبت کا اظہارکیا گیا ہے ۔

اور مولانا محمد منظور نعمانی صاحب کہتے ہیں :

ھندوستان میں انگریزنے شیخ محمد بن عبدالوھاب رحمہ اللہ تعالی کے مخالف حالات کوایک فرصت اورسنہری موقع سمجھتے ہوئے اپنے مخالفین کووھابی کہنا شروع کردیااوراپنے خلاف اٹھنے والی تحریک کووھابیت کا نام دیا ۔

اوراسی طرح انگریزنے علماء دیوبند کو بھی انگریزکی مخالفت کرنے کی بنا پر وھابی کہنا شروع کیااوران پر تنگی شروع کردی ۔

دیکھیں کتاب : دعایات مکثفۃ ضدالشیخ محمد بن عبدالوھاب ص (105–106) (شیخ محمد بن عبدالوھاب کے خلاف بڑے بڑے الزامات) ۔

توان مختلف بیانات اورشیخ محمد بن عبدالوھاب کی مؤلفات ورسائل میں سے واضح علمی دلائل وبراھین سے اس شبہ کی بے جانی کھوٹا پن اورباطل ہونے کا انکشاف ہوتا ہے ، اوراسی طرح منصف قسم کے مؤرخوں کے تاریخ حقائق سے بھی اس کا بطلان واضح ہورہا ہے ۔ دعاوی المناوئین (239–240) ۔

آخرمیں ہم شیخ محمد بن عبدالوھاب رحمہ اللہ تعالی کے بارہ میں زبان درازی کرنے والے ہر شخص کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اس سے باز آجائے اورسب معاملات میں اللہ سبحانہ وتعالی کا تقوی اورڈراختیار کرے

ہوسکتا ہے اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کرلے اوراسے سیدھے راہ کی ھدایت نصیب فرمائے ۔

واللہ اعلم .